بنی اسرآئیل / الإسرَاء

(Al-Isra)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اس سے پہلے کہ سورہ بنی اسرائیل (اسراء) کا ترجمہ کیا جائے آیئے اس سے متعلق چند حقائق کا جائزہ لے لیا جائے تو مضامین کو سمجھنے میں آسانی ہو جائیگی۔

سب سے پہلے تو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس سورہ کی پہلی آیت سے مشہور واقع معراج کے زمینی سفر کے لئے دلیل لائی جاتی ہے۔ واقع معراج کے دو حصے ہیں ایک تو براق کے اوپر بیٹھ کر زمینی سفر کے ذریعے حرم مکہ سے بیت المقدس کا سفر اور بیت المقدس میں تمام انبیاء کی نماز میں امامت اور دوسرے حصے میں نماز کے بعد براق کے ذریعے آسمانوں کا سفر اور پھر اللہ سے ملاقات اور جہنم اور دوزخ کا نظارہ۔

آیئے بخاری کی حدیث نمبر ۱۰۶۸۔ باب ۴۵۶۔۔ کتاب الانبیاء۔ جلد دوم۔۔ ناشر مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور۔ کو من و عن بغیر کسی رد و بدل کے بمع قوسین آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

ہدبہ بن خالد، ہمام بن یحیٰ، قتادہ، حضرت انس بن مالک مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے سامنے شب اسرا (معراج) کا واقعہ اس طرح بیان فرمایا کہ میں حطیم میں اور (کبھی حطیم کی جگہ) حجر کہا لیٹا تھا، کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا، پس اس نے (میرا سینہ یہاں سے وہاں تک چاک کر دیا۔ (راوی کہتا ہے) کہ میں نے جارود سے میرے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے پوچھا یہاں سے وہاں تک کا کیا مطلب ہے۔؟ انہوں نے کہا کہ حلقوم سے زیر ناف تک تو اس نے میرا دل نکالا، پھر ایمان سے لبریز سونے کا ایک طشت میرے پاس لایا گیا، پس میرا قلب دھویا گیا، پھر (وہیں) رکھ دیا گیا، پھر میرے پاس خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا ایک سفید جانور لایا گیا۔ جارود نے (حضرت انس سے پوچھا) اے ابو حمزہ کیا وہ براق تھا۔، تو انس نے کہا ہاں۔، وہ اپنے منتہائے نظر پر اپنا قدم رکھتا تھا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ) مجھے اس پر سوار کر دیا گیا اور وہ مجھے لے کر اڑا۔

حتیٰ کہ وہ آسمان دنیا پر آیا تو (اس کا دروازہ) کھلوانا چاہا۔۔، پوچھا گیا۔، کون ہے؟۔، کہا جبرئیل۔۔ پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟۔ کہا محمد۔۔، پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟۔ کہا ہاں۔، کہا گیا۔، خوش آمدید۔۔، کتنی اچھی آمد ہے۔۔ پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ جب اندر پہنچا تب وہاں حضرت آدم کو دیکھا۔، جبرئیلؑ نے کہا۔، یہ آپ کے والد آدم ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا اور کہا اے نبی صالح اور نیک بیٹے خوش آمدید!

پھر جبرئیل اوپر کو چلے، حتیٰ کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا۔، پوچھا کون ہے؟ کہا جبرئیلؑ! پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے۔، کہا محمد۔۔۔۔، پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟۔ کہا ہاں۔، کہا گیا۔، خوش آمدید۔ آپ کی تشریف آوری کتنی بابرکت ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اندر پہنچا تو وہاں یحییٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) کو دیکھا۔ اور وہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔، جبرئیل نے کہا یہ

	سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ	1
	تمام تر جد و جہد قوانین قدرت پر مبنی مملکت الہیہ کے لئے ہے جو اپنے بندے کو ظلم و استبداد کی مسجد (جہاں انسان سرنگوں رہے) سے نکال کر ان احکامات کی طرف لے گیا جو دور دور تک آزادی ہی آزادی کا پیغام ہیں۔ وہ احکامات جن کے گرد و پیش ہم نے برکت دی تاکہ اسے اپنے احکامات سمجھائیں۔۔ یقیناً وہ بابصیرت سننے والا ہے۔	

مباحث:۔

أَسْرَىٰ کے دو مادہ بیان کئے جاتے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

أَسْرَىٰ ۔۔ مادہ۔ س ر و ۔۔ معنی ۔۔ شریف و بلند کردار ہونا۔ معزز ہونا۔ سخی و بامروت ہونا۔ سروات القوم قوم کے سردار، معززین اور شرفاء۔

أَسْرَىٰ ۔۔ مادہ۔ س ر ی ۔۔ معنی ۔۔ سرایت کرنا۔ زخم کا اندر تک سرایت کر جانا۔ أَسْرَىٰ الیَلَ و بِ ةِ رات کو چلنا

الْمَسْجِدِ ۔۔ مادہ س ج د ۔۔ معنی ۔۔ تابع ہونا۔ سرنگوں ہونا۔ سر جھکانا۔ انکاری کا اظہار کرنا اور بادشاہوں یا خدا کے سامنے اس حد سے گزرنا کہ زمین پر ماتھا ٹک جائے۔
مسجد ۔۔ مادہ س ج د۔ معنی ۔۔ سرنگوں ہونا۔ مذہب کی دنیا میں خالق کے آگے تصور ہی تصور میں ڈنڈوت بجا لانا سجدہ ہے۔ اسلام میں سجدہ گاہ اور مسجد کا تصور اسی کی مرہون منت ہے۔ حقیقتاً مسجد وہ مقام ہے جہاں احکامات الہی کے آگے انسان بغیر کسی چوں وچرا کے سر تسلیم خم کردے۔ جیسا کہ اسی سورہ میں آیات ۲۶، ۳۸، اور ۴۲ میں تین مرتبہ یاد دہانی کرائی گئی ارشاد ہوا وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا کہ خدا اپنے احکامات میں شرک برداشت نہیں کرتا۔ لیکن ہم نے احکامات میں شرک کی تو انتہا کردی ہے۔
۔ اول تو احکامات کو سرے سے بھلا کر انسانوں کی تصنیف کردہ شریعت پر عمل پیرا ہو گئے اور دوئم اگر کوئی حکم نظر آ بھی گیا اور چاروناچار اسے مانے بغیر کام نہ چلا تو اس کی ایسی تباہی پھیری کہ اب اس پر نقد کرتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے۔ یاد رکھئے شرک فی الاحکامات ہی اصلاً شرک ہے۔ اور جو لوگ تھوڑا بہت سمجھ بھی جاتے ہیں تو گھر اور معاشرے کے خوف سے نہیں بدلتے۔
مسجد مفعل کے وزن پر اسم ظرف ہے۔۔ معنی و مفہوم ۔۔ ۱۔۔۔ وہ جگہ جہاں سرنگوں ہوا جائے۔۔، ۲۔۔۔ دوسرے معنی ہونگے وہ وقت جب سجدہ کیا جائے۔۔، ۳۔۔۔ وہ تعلیم جس کے آگے انسان سرنگوں ہو۔
قَصِيًّا ۔۔ مادہ ۔۔ ق ص و ۔۔ معنی ۔۔ دور۔ لامحدود۔ احکامات الہی دو طرح کے ہیں۔ ایک وہ جو پابندی عائد کرتے ہیں جنکو مسجد حرام کہا گیا ہے اور باقی انسان کو آزاد چھوڑا گیا ہے کہ وہ مملکت الہیہ کے قوانین کے تحت زندگی بسر کرے۔ یہ قوانین مسجد اقصیٰ کہلاتے ہیں۔

سب سے پہلے تعلیم ان قوانین کی دی جاتی ہے جو انسان کو پابند کرتی ہیں اور وہ بہت محدود ہوتے ہیں۔ اس کے بعد سب کچھ جائز ہے

	وَآتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ أَلَّا تَتَّخِذُوا مِن دُونِي وَكِيلًا	2
	اور ہم نے موسیٰ کو قوانین قدرت عطا کئے اور اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنا دیا کہ میرے علاوہ کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا۔	
	ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا	3
	یہ پیروکار جن کو ہم نے نوح کے ساتھ ذمہ دار بنایا جو ہمارے شکر گزار بندے تھے۔	
	وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا	4
	اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل کو آگاہ کر دیا تھا کہ تم ضرور عوام کے معاملے میں بار بار فساد برپا کروگے اور بڑی سرکشی کروگے۔	
	مباحث:۔ مَرَّتَيْنِ ۔۔مادہ۔۔م ر ر ۔۔ کئی بار۔، بار بار۔، انتہائی کثرت وشدّتُ (علاّمہ عبدالرشید نعمانی)	
	فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ ۚ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا	5
	پھر جب پہلا وعدہ آیا تو ہم نے تم پر اپنے سخت جنگجو بندے بھیجے پھر وہ تمہاری آبادیوں میں گھس گئے اور اللہ کا وعدہ تو پورا ہونا ہی تھا۔	

	مباحث:۔ کچھ لوگوں نے ان جنگجوؤں کو نبوکٹ نذر سمجھا ہے۔ لیکن ایک کافر قوم کو عِبَادًا لَّنَا یعنی میرے بندے کہنا اللہ کی شان کے خلاف ہے۔ اس لئے یہ تصور ہی غلط ہے۔	
	ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا	6
	پھر ہم نے تمہیں ان پر غلبہ دیا اور مال اور ابناء قوم سے تمہاری مدد کی اور تمہیں بڑی جماعت والا بنایا۔	
	مباحث:۔ اس مقام پر ایک مرتبہ پھر عرض کر دوں کہ بیٹے کم ہی لوگوں کے فرمانبردار ہوتے ہیں۔ اصل میں تو نظریاتی ہم آہنگی قوم کے مرد میداں ہی میں نظر آتی ہے۔	
	إِنْ أَحْسَنتُمْ أَحْسَنتُمْ لِأَنفُسِكُمْ ۖ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا ۚ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا	7
	اگر تم نے بھلائی کی تو اپنے ہی لوگوں کے لیے کی اور اگر برائی کی تو وہ بھی اپنے ہی لوگوں کے لیے کی پھر انجام کار جب وعدہ آتا ہے کہ تمہاری توجہات کو رسوا کریں اور جس طرح پہلی بار تمہارے ان مقامات میں گھسے تھے جہاں سے احکامات جاری ہوتے ہیں ایک مرتبہ پھر گھس جائیں اور جس چیز پر قابو پائیں اس کو تہس نہس کر دیں۔	

مباحث:۔

اس آیت میں وَعْدُ الْآخِرَةِ ہے نہ کہ وَعْدُ الأُخرَة جس کے معنی ہونگے پہلی کے بعد والی۔ لیکن یہاں وَعْدُ الْآخِرَةِ جو ایک اصطلاح ہے اور انجام کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يَرْحَمَكُمْ ۚ وَإِنْ عُدتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا 8

ممکن ہے تمہارا انظام ربوبیت تم پر رحم کرے اور اگر تم پھر وہی کروگے تو ہم بھی پھر وہی کریں گے اور ہم نے قیدخانے کو کافروں کے لیے محصور کرنے کی جگہ بنایا ہے۔

مباحث:۔

عُدتُّمْ اور عُدْنَا ۔۔مادہ ع ء د۔۔ معنی اعادہ کرنا۔

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا 9

یقیناً یہ قرآن اس طرف راہنمائی کرتا ہے جو سب سے زیادہ قائم ہے اور خوشخبری دیتا ہے ان امن قائم کرنے والوں کو جو اصلاحی عمل کرتے ہیں کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا 10

اور جو لوگ انجام کا امن قائم نہیں کرتے ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَيَدْعُ الْإِنسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ۖ وَكَانَ الْإِنسَانُ عَجُولًا 11

	اور انسان شر کی دعوت اس طرح دیتا ہے جس طرح وہ اس کے خیر کی دعوت ہو۔۔۔۔ انسان بڑا ہی جلد باز ہے۔	
	وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ ۖ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا	12
	اور ہم نے ظلم اور خوشحالی کے ادوار کو بطور دو نشان عبرت مقرر کیا ہے پھر ظلم کے دور کو محو کر کے خوشحالی کو بابصیرت بنایا تاکہ تم اپنے نظام ربوبیت کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم برے ادوار کا حساب رکھو۔ اور ہم نے ہر چیز کی تفصیل کر دی۔	
	مباحث:۔ یہ بڑی عجیب بات لگتی ہے کہ ایک ایسی کتاب جو آپ کو ایک نظام عدل و انصاف پر فلاحی معاشرہ قائم کرنے کے اصول مہیا کرے اور ظلم و زیادتی سے دور رہنے کی بات کرے وہ اپنی تخلیق کی بات شروع کر دے کہ رات اور دن بنا کر رات کو دھندلا دیا اور دن کو روشن کیا تاکہ تم خدا کا فضل تلاش کرو۔ ورتاکہ تم دن رات کا حساب کرو۔۔۔؟ یہ ایسا ہی ہے جیسے	
	وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا	13
	اور ہم نے ہر انسان کی پرواز اس کے پیچھے لازم کر دی ہے اور دین کے قیام کے وقت ہم ایک قانون نکالیں گے جسے وہ بطور منشور پائے گا۔	
	اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا	14
	اب اپنے منشور کو پڑھ لو کہ آج تمہارے حساب کے لئے یہی منشور کافی ہے۔“	

مباحث:۔

نَفْسِ۔۔ن ف س ۔۔، معنی۔۔ذات۔ سانس۔ شخصیت۔ نفاست۔ لوگ۔، وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ کیونکہ خدا کی ذات کا تصور نہیں کر سکتے۔، ہم اگر اسے پہچانتے ہیں تو اسکی صفات کے ذریعے اور اسکی صفات اصلاً اس کے پیمانے ہیں جو ہمارے لئے ایک نظام کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ اس لئے خدا کا نفس اس کی کتاب ہے جس کے ذریعے ہم نے اسے پہچاننا ہے۔،

ہم نے اسی لئے بارہا جگہ پر نفس کا ترجمہ نظام۔، اور نظریہ۔، اور فکر کیا ہے۔ اسی لئے كَفَىٰ بِنَفْسِكَ کا ترجمہ اسی لحاظ سے "تمہاری کتاب یا تمہارا نظام یا تمہارا نظریہ یا تمہارا منشور خود تمہارے لئے کافی ہے" ہونا چاہئے۔ علامہ جوادی کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔۔، "کہ اب اپنی کتاب کو پڑھ لو آج تمہارے حساب کے لئے یہی کتاب کافی ہے" علامہ صاحب نے بھی نفس کا ترجمہ کتاب ہی کیا ہے۔

مَّنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا 15

جس نے ہدایت حاصل تو اپنی ذات کے لئے اور جو بھٹک گیا تو گمراہی بھی خود اس کے اپنے لئے اور کوئی ذمہ داری اٹھانے والا کسی دوسرے کی ذمہ داری نہیں اٹھائے گا اور ہم سزا نہیں دیتے جب تک کسی رسول کو نہیں مقرر کرتے۔

وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا 16

اور ہم نے جب بھی کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تو ہم پہلے اس کے امراء کو احکامات دے چکے تھے پس انہوں نے نافرمانی کی۔، سو ہمارا فیصلہ برحق ثابت ہوا۔، اس لئے ہم نے اسے مکمل طور پر تباہ کر دیا۔

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُونِ مِن بَعْدِ نُوحٍ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا 17

	اور ہم نے نوح کے بعد کتنی آمتوں کو ہلاکت میں پایا اور تمہارا انظام ربوبیت بندوں کے گناہوں کا بابصیرت جاننے والا ہے۔	
	مَّن كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَن نُّرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَّدْحُورًا	18
	جو کوئی نتیجے کی جلدی چاہتا ہے تو ہم جس کے لئے اردہ کرتے ہیں اس کے لئے جو ہماری مشیت میں ہوتا ہے جلدی کردیتے ہیں۔ پھر اس کو قید خانے میں ذلیل وخوار رہے گا۔	
	وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُم مَّشْكُورًا	19
	اور جو آخر کار نتائج کا ارادہ کرتا ہے اور اس کے لیے حقیقی کوشش کرتا ہے اور وہ امن قائم کرنے والا بھی ہے تو ایسے لوگوں کی کوشش قبول کی جائے گی۔	
	كُلًّا نُّمِدُّ هَٰؤُلَاءِ وَهَٰؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا	20
	م ہر ایک کی نظام ربوبیت سے مدد کرتے ہیں خواہ وہ یہ لوگ ہوں یا وہ لوگ ہوں۔ اور تیرے نظام ربوبیت کی عطا بند نہیں ہے۔	
	انظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ وَلَلْآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا	21
	دیکھو ہم نے ایک کو دوسرے پر کیسی فضیلت دی ہے اور انجام کار تو بہت بڑے درجے اور بہت بڑی فضیلت ہے۔	
	لَّا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا مَّخْذُولًا	22

مملکت الہیہ کے ساتھ دوسرا حاکم نہ مقرر کرنا کہ تم ملامت زدہ بے یار و مددگار ہو کر رہ جائے گا،

23 وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا

اور تمہارے نظام ربوبیت نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا اور کسی کو حاکم نہ مقرر کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کی روش اختیار کرنا اگر تمہارے پاس ان میں سے ایک یا دونوں بڑائی تک پہنچ جائیں تو انہیں اف تک نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا۔ اور ان سے احترام کے ساتھ بات کرنا۔

24 وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

اور ان کے سامنے رحمت الہیہ کے ساتھ انکساری سے اپنے پہلو جھکائے رکھنا اور نظام ربوبیت سے طلب کرنا کہ اے پالنہار تو ان دونوں پر اسی طرح رحم و کرم فرما جس طرح انہوں نے میرے بچپنے میں میری پرورش کی۔

مباحث:۔

الرَّحْمَةِ اس مقام پر عام رحمت کی بات نہیں ہو رہی ہے بلکہ معرف بالام الرَّحْمَةِ آیا ہے جس کا مطلب ہے کسی خاص رحمت کی بات ہو رہی ہے اس لئے ہم نے الرَّحْمَةِ کا ترجمہ رحمت الہی کیا ہے۔

25 رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ ۚ إِن تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا

	تمہارے نظام ربوبیت کو خوب معلوم ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اگر تم اصلاحی اعمال کرنے والے ہوئے تو وہ انابت کرنے والوں کے لئے حفاظت فراہم کرنے والا ہے۔	
	وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا	26
	اور قریبی افراد کا اور مسکینوں کا اور مملکت الہیہ کے راستے پر چلنے والوں کا حق ادا کرتے رہو اور دکھاوے کے لئے فضول خرچ نہ کرنا۔	
	إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا	27
	بے شک بیجا خرچ کرنے والے سرکش لوگوں کے بھائی ہیں اور سرکش لوگ اپنے نظام ربوبیت کے ناشکرے ہیں۔	
	وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا	28
	اور اگر تمہیں ان لوگوں سے پہلوتہی کرنی پڑے اس انتظار میں کہ تم خود نظام ربوبیت کی طرف سے رحمت کے امیدوار ہو تو ان سے نرم انداز میں بات کرو۔	
	وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا	29
	نہ تو تم اپنا ہاتھ گردن سے باندھ کر رکھو اور نہ ہی اسے اتنا کھلا چھوڑ دو کہ ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جاؤ۔	
	إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا	30

بے شک تمہارا انظام ربوبیت جو شخص احکامات وحی کی کشادگی چاہے اسے کشادگی عطا کرتا ہے اور پیمانہ مقرر کرتا ہے وہ اپنے بندوں کے حال سے بربنائے بصیرت باخبر ہے۔

وَيَقۡدِرُ ۔۔مادہ۔۔ق د ر ۔۔ معنی پیمانہ۔وَيَقۡدِرُ وہ پیمانہ بناتا ہے۔

31 وَلَا تَقۡتُلُوٓاْ أَوۡلَٰدَكُمۡ خَشۡيَةَ إِمۡلَٰقٖۖ نَّحۡنُ نَرۡزُقُهُمۡ وَإِيَّاكُمۡۚ إِنَّ قَتۡلَهُمۡ كَانَ خِطۡـٔٗا كَبِيرٗا

اور اپنے سپوتوں کو کسی تنگ دستی کی وجہ سے ہلاکت و بربادی میں نہ ڈالو، ہم تم کو بھی تعلیمات وضروریات زندگی بہم پہچاتے ہیں اور انہیں بھی۔

مباحث:۔
قتل اولاد۔۔۔آیئے سورہ الانعام کی آیت نمبر ۱۳۷ کا مطالع کرتے ہیں۔
وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٖ مِّنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَ قَتۡلَ أَوۡلَٰدِهِمۡ شُرَكَآؤُهُمۡ لِيُرۡدُوهُمۡ وَلِيَلۡبِسُواْ عَلَيۡهِمۡ دِينَهُمۡۖ وَلَوۡ شَآءَ ٱللَّهُ مَا فَعَلُوهُۖ فَذَرۡهُمۡ وَمَا يَفۡتَرُونَ اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لئے ان کے شریکوں نے ان کے قوم کے سپوتوں کا قتل مزین کر دکھایا ہے تا کہ انہیں برباد کردیں اور ان کا ضابطہ حیات اُن پر مشکوک کردیں اور اگر مملکت الہیہ کے قانون مشیت میں ہوتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔۔۔ اس لئے تم انہیں اور ان کے جھوٹ کو جو وہ گھڑ رہے ہیں چھوڑدو۔
کیا قتل اولاد بچوں کی گردن کا تن سے جدا کرنا قتل ہے۔۔۔؟ یا قوم کے سپوتوں کو تعلیم وتربیت سے محروم رکھنا اور نظام ربوبیت میں ان کے حقوق کا مارنا قتل اولاد ہے۔۔۔؟ تا کہ وہ تعلیم کے زیور سے محروم رکھے جائیں۔ اور جہالت کی عمیق گہرائی میں پڑے رہیں اور ایک دوسرے کے حقوق کی چھینا جھپٹی میں لگے رہیں۔
دیکھئے اس آیت سے واضح ہو گیا کہ قوم کے سپوتوں کو تعلیم وتربیت سے محروم رکھنا ہی اولاد کا قتل ہے۔

مباحث ماقبل الآیت:۔

اسلامی فقہ میں برضا اور غبت کسی مرد عورت کا جنسی تعلق زنا کہلاتا ہے۔ جب کہ کسی مرد کا عورت کے ساتھ زبردستی جنسی تعلق زنا بالجبر کہلاتا ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ پورے قرآن میں زنا بالرضا اور زنا بالجبر کی اصطلاحات نظر نہیں آتی ہیں۔ اس سلسلے میں پیش کی جانے والی سورہ نور کی آیات ۲ اور تین زنا کے حوالے سے نہیں ہیں یا یہ کہ ان آیات کو زنا بالجبر ہی لیا جا سکتا ہے۔۔۔ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ان آیات کا غمومی ترجمہ پیش خدمت ہے (زانیہ عورت اور زانی مرد، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور ان پر ترس کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملے میں تم کو دامن گیر نہ ہو اگر تم اللہ تعالیٰ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو اور ان کو سزا دیتے وقت اہل ایمان کا ایک گروہ موجود رہے) اس آیت کے ترجمے سے معلوم ہوا کہ۔۔۔،

ا۔۔، زنا کے فعل میں مرد اور عورت دونوں کو سو سو کوڑے مارے جائینگے۔

۲۔۔، دوسری بات کہ اس تماشے کے کو مومنین کی جماعت دیکھے گی۔

آیئے اب اگلی آیت اور اس کے چند غمومی تراجم دیکھتے ہیں۔۔، ہم کسی مترجم کی دلآزاری نہیں کرنا چاہتے۔ اس لئیے مترجم کا نام لینے سے گریز کیا ہے۔ البتہ جو لوگ اندھے بہرے ہو کر کسی بھی مترجم کی تقلید کرتے ہیں ان کے لئیے لمحہ فکریہ ہے۔

الزَّانِي لَا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝

ترجمہ۔(۱)۔۔۔زانی نکاح نہ کرے مگر زانیہ کے ساتھ یا مشرکہ کے ساتھ اور زانیہ کے ساتھ نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرک اور یہ حرام کر دیا گیا ہے اہل ایمان پر۔

ترجمہ۔(۲)۔۔۔بدکار مرد سوائے بدکار عورت یا مشرکہ کے نکاح نہیں کرے گا اور بدکار عورت سے سوائے بدکار مرد یا مشرک کے اور کوئی نکاح نہیں کرے گا اور ایمان والوں پر یہ حرام کیا گیا ہے۔

ترجمہ۔(۳)۔۔بدکار مرد تو بدکار یا مشرک عورت کے سوا نکاح نہیں کرتا اور بدکار عورت کو بھی بدکار یا مشرک مرد کے سوا اور کوئی نکاح میں نہیں لاتا اور یہ (یعنی بدکار عورت سے نکاح کرنا) مومنوں پر حرام ہے۔

ترجمہ نمبر۔ا۔ میں لَا يَنكِحُ اور لَا يَنكِحُهَا کے تراجم فعل امر بنا کر کئے گئے ہیں۔ جبکہ ترجمہ نمبر۔۲۔ میں زمانہ مستقبل

	وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ ۖ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا	32
	اور مملکت الہیہ کے احکامات میں ردوبدل کرنے کا کبھی سوچنا بھی نہیں کہ یہ حقوق سے تجاوز ہے اور بہت ہی برا راستہ ہے۔	
	وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ ۖ إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا	33
	اور تم کسی انسان سے جس کے لئے احکامات الہیہ میں ممانعت ہو لڑائی نہ کرنا سوائے اگر حق کی بات ہو۔ اور اگر کوئی مظلوم لڑائی کیا گیا ہو تو ہم نے اس کے سرپرست کے لئے طاقت کا استعمال مقرر کیا ہے۔ اس لئے لڑائی کے معاملے میں حد سے تجاوز نہ کرنا یقیناً ہم نے اس کو مدد یافتہ قرار دیا ہے۔	
	مباویہبھی حث:۔ علامہ طاہر القادری کا ترجمہ قابل تعریف ہے کہ انہوں نے بھی ترجمے کے اخیر میں ذمہ داری مملکت کی ہی قرار دی ہے۔ یقیناً جیسے جیسے قرآن کھلتا جائے گا تو یہ بھی معلوم ہوتا جائے گا کہ جہاں جہاں اللہ کا لفظ آیا ہے وہاں وہاں اللہ سے مراد قوانین قدرت پر مبنی مملکت الہیہ ہے۔ اور تم کسی جان کو قتل مت کرنا جسے (قتل کرنا) اللہ نے حرام قرار دیا ہے سوائے اس کے کہ (اس کا قتل کرنا شریعت کی رُو سے) حق ہو، اور جو شخص ظلماً قتل کر دیا گیا تو بیشک ہم نے اس کے وارث کے لئے (قصاص کا) حق مقرر کر دیا ہے سو وہ بھی (قصاص کے طور پر بدلہ کے) قتل میں حد سے تجاوز نہ کرے، بیشک وہ (اللہ کی طرف سے) مدد یافتہ ہے (سو اس کی مدد و حمایت کی ذمہ داری حکومت پر ہو گی)،	
	وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۚ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا	34
	بے سہارہ لوگوں کے مختص مال (fund for the needy people) کے قریب بھی نہ جانا، سوائے وہ طریقہ جو حسن کارانہ انداز ہو، یہاں تک کہ ان کا مال اپنے بہترین مصرف کو حاصل کر لے۔ اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کی بازپرس ہو گی۔	

35 وَأَوۡفُوا الۡكَيۡلَ إِذَا كِلۡتُمۡ وَزِنُوا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِيمِ ۚ ذَٰلِكَ خَيۡرٌ وَأَحۡسَنُ تَأۡوِيلًا

پیمانے سے دو تو بھر پور دو، اور اگر تولو تو استقامت کی ترازو سے تولو کہ یہ خیر ہے اور بلحاظ انجام انتہائی حسین بھی۔

36 وَلَا تَقۡفُ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهِ عِلۡمٌ ۚ إِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡئُولًا

ور جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے لئے کوئی موقف اختیار نہ کرو۔۔ یقیناً سنوائی، بصیرت اور سمجھ بوجھ سب کے سب اس علم کے بارے میں ذمہ دار ٹھیرائے جائینگے۔

مباحث ماقبل الآیت:۔

اس آیت کا عمومی ترجمہ پیش خدمت ہے "۔ زمین میں اکڑ کر نہ چلو، تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو، نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو"
ہو سکتا ہے کہ کسی زمانے میں پہاڑوں پر چڑھنا مشکل نظر آتا ہو یا زمین کو پھاڑنا ناممکن ہو لیک اب تو ایورسٹ اور K2 کے پہاڑ سر کئے جا چکے ہیں اور زمین کی بھی کھدائی اتنی گہرائی تک جا چکی ہے کہ کسی وقت بھی centre of earth تک پہنچ جائینگے۔
اس لئے ہم نے ابتداہی میں جو تصور الارض اور الجبال کا دیا ہے اس کو اس آیت سے نہ صرف تقویت ملتی ہے بلکہ تصدیق ہوتی ہے۔

37 وَلَا تَمۡشِ فِي الۡأَرۡضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ لَن تَخۡرِقَ الۡأَرۡضَ وَلَن تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُولًا

عوام میں اکڑ کر نہ چلو، کہ نہ تو تم عوام کو بے وقوف بنا سکتے ہو، نہ ہی مرد میدان کی وسعت کو پہنچ سکتے ہو۔

تَخۡرِقَ ۔۔ مادہ۔ خ ر ق ۔۔ معنی۔ مسلسل قیام کرنا۔ پھاڑنا۔ سوراخ کرنا۔ عبور کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ بے وقوف بنانا۔ اعتدال سے کام نہ لینا۔

	كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِندَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا	38
	یہ سب باتیں وہ ہیں جن کی برائی تمہارے نظام ربوبیت کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہے۔	
	ذَٰلِكَ مِمَّا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّدْحُورًا	39
	یہ اس حکمت میں سے ہے جس کی وحی تمہارے نظام ربوبیت نے تمہاری طرف کی ہے اور یہ کہ مملکت الهیہ کے ساتھ کسی اور کو حاکم قرار نہ دینا۔ کہ قید خانے میں ملامت اور ذلّت کے ساتھ ڈال دیئے جاؤ۔	

مباحث:۔

اس آیت کے عمومی ترجمے میں ”یہ وہ حکمت کی باتیں ہیں جو تیرے رب نے تجھ پر وحی کی ہیں اور دیکھ! اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنا بیٹھ ورنہ تو جہنم میں ڈال دیا جائے گا ملامت زدہ اور ہر بھلائی سے محروم ہو کر“ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی۔

”یہ ان وحیوں میں سے ہے جو تمہارے رب نے تمہاری طرف بھیجی حکمت کی باتیں اور اے سننے والے اللہ ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو جہنم میں پھینکا جائے گا طعنہ پاتا دھکے کھاتا،“

احمد رضا خان صاحب

”اے پیغمبر یہ ان (ہدایتوں) میں سے ہیں جو خدا نے دانائی کی باتیں تمہاری طرف وحی کی ہیں۔ اور خدا کے ساتھ کوئی معبود نہ بنانا کہ (ایسا کرنے سے) ملامت زدہ اور (درگاہ خدا سے) راندہ بنا کر جہنم میں ڈال دیئے جاؤ گے“ فتح محمد جالندھری۔

کیا ان تینوں تراجم میں آیت کے پہلے حصے اور دوسرے حصے کا مخاطب ایک ہے یا الگ الگ۔۔؟

فتح محمد جالندھری کے ترجمے سے یوں لگتا ہے کہ آیت کے دونوں حصے کا خطاب رسول اللہ سے ہے۔ اور ان ہی سے کہا جا رہا ہے ”خدا کے ساتھ کوئی معبود نہ بنانا کہ (ایسا کرنے سے) ملامت زدہ اور (درگاہ خدا سے) راندہ بنا کر جہنم میں ڈال دیئے جاؤ گے“ جو کسی طرح بھی قابل قبول نہیں ہے کہ رسالتمآب کی طرف کوئی ایسی گستاخی کو منسوب کیا جائے۔

اس لئے احمد رضا خان صاحب نے پہلے جز کو رسالتمآب کی طرف اور دوسرے کو عام انسان کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ ”یہ ان وحیوں میں سے ہے جو تمہارے رب نے تمہاری طرف بھیجی حکمت کی باتیں اور اے سننے والے اللہ ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو جہنم میں پھینکا جائے گا طعنہ پاتا دھکے کھاتا،“

لیکن کیونکہ مولانا مودودی کا موقف ہی یہ ہے کہ اس قرآن کبھی کسی سے اور کبھی کسی سے خطاب ہوتا ہے کبھی تقریری انداز اپنایا جاتا ہے تو کبھی تحریری۔۔ اس لئے انہوں نے یہ مناسب ہی نہ سمجھا کہ آیت کے دونوں حصوں کو کسی سے منسوب کریں۔

اصل بات یہی ہے کہ ہمیں قوانین قدرت پر مبنی مملکت الہیہ اور نظام ربابیت کا تصور ہی نہیں اس لئے یہ ذہن میں آتا ہی نہیں کہ یہ احکامات مملکت الہیہ کی طرف سے دئے گئے ہیں۔

مباحث ماقبل الآیت:۔

اس آیت کا عمومی ترجمہ ملاحظہ فرمایئے۔۔۔،

”کیسی عجیب بات ہے کہ تمہارے رب نے تمہیں تو بیٹوں سے نوازا اور خود اپنے لیے ملائکہ کو بیٹیاں بنالیا؟ بڑی جھوٹی بات ہے جو تم لوگ زبانوں سے نکالتے ہو۔“

سوال ہو گا کہ ایسا کب ہوا کہ کفار کے گھروں میں صرف بیٹے پیدا ہوئے ہوں۔ اور اگر ایسا نہیں ہوا تو قرآن یہ الزام کفار پر کیوں لگا رہا ہے۔

اس سے پہلے ہم کئی مقامات پر یہ بتا چکے ہیں کہ بنین یا ابن سے مراد حقیقی بیٹے نہیں بلکہ مرد میداں ہیں اور بنت یا انثیٰ سے مراد کمزور افراد ہیں۔

40 أَفَأَصْفَاكُمْ رَبُّكُم بِالْبَنِينَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنَاثًا ۚ إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا عَظِيمًا

کیا تمہارے نظام ربوبیت نے تمہیں تو مرد میدان کے لئے منتخب کر لیا اور خود اپنے لئے نافذین احکامات کو کمزور بنایا ہے۔۔؟۔۔ اس میں شک نہیں ہے کہ تم بہت بڑی بات کہتے ہو۔

41 وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا وَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُورًا

اور ہم نے اس قرآن میں سب کچھ بارہا طرح طرح سے بیان کر دیا ہے کہ لوگ نصیحت حاصل کریں لیکن ان کی نفرت ہی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

42 قُل لَّوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذًا لَّابْتَغَوْا إِلَىٰ ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا

اعلان کر دو کہ ان کے کہنے کے مطابق اگر مملکت الٰہیہ کے حاکم کے ساتھ کچھ اور صاحب اقتدار ہوتے تو اب تک صاحب اقتدار تک پہنچنے کی کوئی راہ نکال لیتے۔

	مباحث:۔ کیا خیال ہے کہ اگر یہ آیت ایک تصوراتی الٰہ کے متعلق ہوتی تو کیا یہ کہا جا سکتا تھا کہ جاؤ اور اور اس تک راستہ ڈھونڈ لو۔۔۔؟ اس کے جواب میں کفار بھی یہی کہتے کہ اچھا تم نے اگر کوئی الٰہ ڈھونڈ لیا ہے تو ہمیں بھی دکھاؤ۔ دیکھئے ہر مذہب چند عقائد پر مبنی ہوتا ہے جس کو کوئی ثابت نہیں کر سکتا۔ قرآن کسی مذہب کی بات نہیں کرتا ہے بلکہ بہت مستحکم دلائل پر ہر دعوے کو ثابت بھی کر کے دکھاتا ہے۔ کائنات میں ظہور پذیر ہونے والے حادثات اور واقعات کی بنیاد پر محکم قوانین قدرت کے ذریعے ایک اصلاحی اور فلاحی ریاست کا تصور دیتا ہے۔ ہم نے ان قوائد کو سمجھ کر فلاحی مملکت بنانے کی بجائے آسمانوں میں بیٹھے ایک خدا کی طرف منسوب کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک ہمارے پاس کوئی اسلامی مملکت کا تصور نہیں ہے۔	
	سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا	43
	تمام تر جد و جہد اسی کے لئے ہے اور ان باتوں سے جو وہ کہتے رہتے ہیں بہت ہی بلند و برتر ہے۔	
	تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ۗ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا	44
	تمام بلند و زیریں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب مملکت الٰہیہ کے لئے جد جہد کرتے ہیں اور کوئی شے ایسی نہیں ہے جو اس کی حاکمیت کی کوشش نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی کاوش کو نہیں سمجھتے ہو. یقیناً وہ حلیم الطبع حفاظت فراہم کرنے والا ہے۔	
	وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا	45
	جب تم قرآن سمجھاتے ہو تو ہم تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخری وقت تک امن قائم نہیں کرتے ایک پوشیدہ پردہ حائل پاتے ہیں۔	

46 وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَّوْا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا

اور ان کے دلوں پر ایک غلاف چڑھا پاتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں سمجھتے، اور ان کے کانوں میں گرانی پاتے ہیں اور جب تم قرآن میں اپنے یکتا نظام ربوبیت کا ذکر کرتے ہو تو وہ نفرت سے منہ موڑ لیتے ہیں۔

47 نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُونَ بِهِ إِذْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ وَإِذْ هُمْ نَجْوَىٰ إِذْ يَقُولُ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا

ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ لوگ آپ کو سنتے ہیں تو کیا سنتے ہیں اور جب یہ باہم رازداری کی باتیں کرتے ہیں تو ہم اسے بھی جانتے ہیں کہ یہ ظالم آپس میں کہتے ہیں کہ تم لوگ ایک جادوزدہ انسان کی پیروی کر رہے ہو۔

مباحث:۔

دیکھئے کتنے واضح الفاظ میں رسالتمآب پر جادو کی نفی کی گئی ہے۔ لیکن خدا جانے ہمارے فقہاء اور علماء حضرات مصر ہیں کہ رسول اللہ پر جادو ہوا تھا۔ بلکہ اگلی آیت تو ان لوگوں کو گمراہ قرار دیی ہے جو یہ کہیں کہ رسول اللہ پر لادو ہوا تھا۔ نہ صرف وہ گمراہ ہیں بلکہ ایسے گمراہ جو کبھی خدا کے راستے پر واپس نہی آ سکتے۔

48 انظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا

ذرا دیکھو کہ تمہارے لئے یہ کیسی مثالیں گھڑتے ہیں پس یہ گمراہ ہو چکے اور اب کسی بھی راستے کو پانے کی استطاعت نہیں رکھتے۔

مباحث:۔
آیئے آیت نمبر ۴۷ اور ۴۸ کے چند معروف مترجمین کے ترجمے آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔ اور پھر خود فیصلہ کیجئے کہ جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ رسالتمآب پر جادو ہوا تھا وہ کس گمراہ کی پیروی کر رہے ہیں اور خود بھی کتنے گمراہ ہیں۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ کوئی مسلمان ان آیات کے دیکھنے کے بعد رسالتمآب پر جادو کا سوچے گا بھی نہیں۔۔۔!!

"ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ لوگ آپ کی طرف کان لگا کر سنتے ہیں تو کیا سنتے ہیں اور جب یہ باہم رازداری کی باتیں کرتے ہیں تو ہم اسے بھی جانتے ہیں یہ ظالم آپس میں کہتے ہیں کہ تم لوگ ایک جادو زدہ انسان کی پیروی کر رہے ہو (47) ذرا دیکھو کہ انہوں نے تمہارے لئے کیسی مثالیں بیان کی ہیں اور اس طرح ایسے گمراہ ہو گئے ہیں کہ کوئی راستہ نہیں مل رہا ہے (48) (علامہ جوادی)
ہمیں معلوم ہے کہ جب وہ کان لگا کر تمہاری بات سنتے ہیں تو دراصل کیا سنتے ہیں، اور جب بیٹھ کر باہم سرگوشیاں کرتے ہیں تو کیا کہتے ہیں یہ ظالم آپس میں کہتے ہیں کہ یہ ایک سحر زدہ آدمی ہے جس کے پیچھے تم لوگ جا رہے ہو (47) دیکھو، کیسی باتیں ہیں جو یہ لوگ تم پر چھانٹتے ہیں یہ بھٹک گئے ہیں اِنہیں راستہ نہیں ملتا (48) (مولانا ابوالاعلیٰ مودودی)
ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ غور سے کیا سنتے ہیں؟ جب یہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں اور (ہم خوب جانتے ہیں) جب یہ ظالم سرگوشیاں کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تم تو ایک سحر زدہ آدمی کی پیروی کر رہے ہو۔ (47) دیکھیے یہ کیسی کیسی مثالیں آپ کے لئے بناتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ایسے گمراہ ہو گئے ہیں کہ راستہ پا ہی نہیں سکتے۔ (48) (محمد حسین نجفی)
ہم خوب جانتے ہیں یہ جس مقصد کے لئے دھیان سے سنتے ہیں جب یہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں اور جب یہ سرگوشیاں کرتے ہیں جب یہ ظالم لوگ (مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ تم تو محض ایک ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہو جو سحر زدہ ہے (یعنی اس پر جادو کر دیا گیا ہے تو ہم یہ سب کچھ دیکھ اور سن رہے ہوتے ہیں)، (47) (اے حبیب!) دیکھئے (یہ لوگ) آپ کے لئے کیسی (کیسی) تشبیہیں دیتے ہیں پس یہ گمراہ ہو چکے، اب راہِ راست پر نہیں آ سکتے، (علامہ طاہر القادری)
ایک اور مقام سے آپ کے سامنے دلیل پیش کرتے ہیں۔۔ سورہ الفرقان آیت نمبر ۸ اور ۹ ملاحظہ فرمایئے۔۔۔،

وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ۝ انظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ۝

اور ظالم کہتے ہیں "تم لوگ تو ایک سحر زدہ آدمی کے پیچھے لگ گئے ہو" (8) دیکھو، کیسی کیسی عجیب حجتیں یہ لوگ تمہارے آگے پیش کر رہے ہیں، ایسے بہکے ہیں کہ کوئی ٹھکانے کی بات اِن کو نہیں سوجھتی (9) (عمومی ترجمہ)

49 وَقَالُوا أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا وَرُفَاتًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا

اور انہوں نے کہا کیا ہم ڈھانچہ ہو جائیں گے اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہمیں ایک خلق جدید کے بعد مبعوث کیا جائے گا۔

مباحث:۔

وَقَالُوا أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا وَرُفَاتًا ۔۔اور انہوں نے کہا کیا ہم ڈھانچہ ہو جائیں گے اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔۔، ہم اس سے پہلے بھی اس اصول کو بتا چکے ہیں کہ إِذَا کے بعد اگر فعل ماضی آئے تو وہ فعل مضارع کے معنی دیگا۔

لَمَبْعُوثُونَ ۔۔، مادہ۔۔ب ع ث ۔۔اٹھانا۔۔، کسی مقصد کی خاطر کسی کو مقرر کرنا۔۔، کسی کے احتساب کے لئے عدالت کے سامنے کھڑا کرنا۔۔اس لئے نبیوں کو بھی مقصد کی خاطر کسی بستی میں مبعوث کیا جاتا ہے۔، اور شرّی لوگوں کو بھی عدالت کے کٹھیرے میں کھڑا کیا جاتا ہے۔

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَن يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۗ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿﴾ اور یاد کرو جبکہ تمہارے رب نے اعلان کر دیا کہ "وہ قیامت تک برابر ایسے لوگ بنی اسرائیل پر مسلط کرتا رہے گا جو ان کو بد ترین عذاب دیں گے،" یقیناً تمہارا رب سزا دینے میں تیز دست ہے اور یقیناً وہ در گزر اور رحم سے بھی کام لینے والا ہے (عمومی ترجمہ)

50 قُلْ كُونُوا حِجَارَةً أَوْ حَدِيدًا

کہہ دو کہ تم خواہ پتھر بن جاؤ یا لوہا۔

	أَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ ۚ فَسَيَقُولُونَ مَن يُعِيدُنَا ۖ قُلِ الَّذِي فَطَرَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هُوَ ۖ قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ قَرِيبًا	51
	یا کوئی اور ایسی چیز جو تمہارے خیال سے بھی بڑھ کر ہو تو وہ ضرور کہیں گے کہ کون ہمیں واپس لائے گا۔۔؟۔۔ کہہ دیجیے! وہی جس نے تمہیں پہلی بار بنایا تھا۔۔۔، تو وہ اپنے سر مٹکا کر کہیں گے کہ ایسا کب ہو گا؟۔۔۔۔، کہہ دیجئے! کہ ممکن ہے بالکل قریب ہو۔	
	مباحث:۔ عموماً ان آیات کو ایک تصوراتی قیامت یا آخرت کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو تا تو یہ نہیں کہا جاتا کہ عَسَىٰ أَن يَكُونَ قَرِيبًا ”ممکن ہے بالکل قریب ہو۔“ بالکل قریب کا مطلب تو یہ ہے کہ چند دن کی بات ہے۔۔۔، اور اگر دیر بھی ہو گی تو چند دن یا چند ماہ۔۔۔! اور اگر حد سے زیادہ دیر بھی ہو گی تو حد کہنے والے کی زندگی میں تو ضرور واقع ہو گی۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ۱۴۰۰ سال سے زیادہ گزر جانے کے باوجود آج بھی قیامت یا آخرت کا انتظار ہے۔۔۔۔!!! لیکن یہ نہی	
	يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ وَتَظُنُّونَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا	52
	جس دن وہ تمہیں بلائے گا تو تم اس کی حاکمیت کا اعتراف کے ساتھ جواب دو گے اور خیال کرو گے کہ تم نے بہت تھوڑا عرصہ گزارہ۔	
	وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا	53

	اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ صرف وہ بات کریں جو انتہائی حسین ہو۔۔۔ یقیناً مملکت سے نافرمان افراد ان کے درمیان فساد پیدا کرنا چاہیں گے۔۔۔، یقیناً سرکش افراد انسان کے کھلے دشمن ہیں۔	
	رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ ۖ إِن يَشَأْ يَرْحَمْكُمْ أَوْ إِن يَشَأْ يُعَذِّبْكُمْ ۚ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا	54
	تمہارے نظام ربوبیت کو تمہارا خوب علم ہے اگر اس کے قانون مشیت میں ہو تو تم پر رحم کرے اور اگر اس کے قانون مشیت میں سزا ہو تو تمہیں عذاب دے اور ہم نے تم کو ان پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا۔	
	وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِمَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَىٰ بَعْضٍ ۖ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا	55
	اور تیرے نظام ربوبیت کو بلند و زیریں میں جو کچھ ہے اس کا اس کو خوب علم ہے ۔ اور ہم نے بعض سربراہان کو بعض سربراہان سے بڑھ کر مرتبے دیے، اور ہم نے ہی داؤد کو زبردست طاقت عطا کی تھی۔	
	قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا	56
	اعلان کرو کہ مملکت الہیہ کے علاوہ جن لوگوں کی نسبت تم زعم کرتے ہو ان کو دعوت دے کر دیکھو۔ وہ تم سے تکلیف کے دور کرنے یا اس کے بدل دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔	
	مباحث:۔ جیسے کہ شروع میں عرض کیا سورہ بنی اسرائیل ان لوگوں کو دعوت دے رہی ہے جو ابھی مملکت الہیہ کے تابع نہیں تھے۔ اور وہ کچھ دوسری طاقتوں کے زیر اثر ان کو اپنا پشت پناہ سمجھتے تھے۔	
	أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا	57

یہ لوگ جن کی دعوت دیتے ہیں وہ تو خود مملکت الہیہ کے نظام ربوبیت کی طرف وسیلہ تلاش کر رہے ہیں کہ کون سب سے زیادہ قریب ہو اور وہ اس کی رحمت سے امید رکھتے ہیں اور اس کی سزا سے ڈرتے ہیں۔ یقیناً تیرے نظام ربوبیت کی سزا خطرناک ہے۔

مباحث:۔
دیکھئے اگر تو یہ اِس زندگی کے بعد کی زندگی کی بات ہو رہی ہے تو وہ لوگ جن کی پوجا کی جاتی ہے وہ تو مردہ ہیں وہ کس طرح وسیلہ تلاش کر رہے ہیں۔ اور اگر وہ زندہ ہیں تو زندوں کی پوجا نہیں ہوا کرتی۔
ہم نے تمام قرآنی تعلیمات کو کسی آسمانی زندگی پر اٹھا کر رکھ دیا ہے جس کی وجہ سے اس دنیا کی زندگی ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو کر رہ گئی ہے۔
جہاں جہاں اللہ کا ذکر آتا ہے اصلاً وہ قوانین قدرت پر مبنی مملکت کے اصولوں اور قوائد پر مبنی اسی دنیا میں مملکت کے اصول و ضوابط ہیں۔ اور جہاں جہاں رب کا ذکر آتا ہے وہاں وہاں اس مملکت الہیہ کے نظام ربوبیت کے اصول اور قوانین کا ذکر ہے۔
ذرا غور کیجئے کہ ہمارے پاس کسی اسلامی نظام کے اصول و ضوابط یا اسلامی نظام کا ڈھانچہ کیوں نہیں ہے۔۔؟؟۔ لے دے کر ہاتھ پیر کاٹنے اور کوڑے برسانے کو اسلام کا نظام سمجھ لیا ہے۔ اور وہ بھی قرآن سے متصادم ہے۔

وَإِن مِّن قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا 58

اور کوئی بستی ایسی نہیں ہے جسے ہم مملکت الہیہ کے قائم ہونے سے پہلے برباد نہ کر دیں یا اس پر شدید عذاب نہ نازل کر دیں کہ یہ بات کتاب میں لکھ دی گئی ہے

مباحث:۔
یہ بیان ان بستیوں کے لئے ہے جن کو ماقبل الآیات میں دعوت اسلام دی گئی لیکن انہوں نے پھر بھی سرکشی کی روش اختیار کئے رکھی۔

وَمَا مَنَعَنَا أَن نُّرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا أَن كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ ۚ وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا بِهَا ۚ وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا 59

	اور ہمیں احکامات بھیجنے سے صرف اس بات نے روکا کہ پہلوں نے اس کی تکذیب کر دی۔ اور ہم نے ثمود کو بصیرت افروز احکامات و دلائل دئے۔ تو انہوں نے اس کے ساتھ ظلم کیا اور ہم جو دلائل و احکامات بھیجا کرتے ہیں تو خوف دلانے کے لئے۔	

مباحث:۔

۔ النَّاقَةَ ۔مادہ۔، ۔ن و ق۔۔ معنی۔۔ نفاست۔، عمدہ۔، خوشگوار۔، پختگی۔، عمدگی۔، باریک بینی۔۔

اس آیت کے ترجمے میں ہم نے النَّاقَةِ کو احکامات الٰہی یعنی قوانین قدرت کہا ہے۔ اس کی چند وجوہات ہیں۔

۱۔۔۔ سورہ الاعراف کی آیت نمبر ۷۳ میں ارشاد ہے قَدۡ جَاۤءَتۡكُم بَیِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمۡ ۖ هَـٰذِهِۦ نَاقَةُ ٱللَّهِ لَكُمۡ ءَایَةً (یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بینات آچکی ہیں۔ یہ تمہارے لئے اللہ کی اونٹنی ایک آیت ہے) اس بات کی سب سے قوی دلیل ہے کہ النَّاقَةِ کوئی اونٹنی نہیں تھی بلکہ تشبیہاً احکامات الٰہی کو کہا گیا ہے۔ کیونکہ اس آیت میں پہلے یہ بتا کر کہ تمہارے پاس اللہ کے احکامات آچکے ہیں پھر هذه کا اشارہ کرنا اور کہنا کہ یہ النَّاقَةِ تمہارے لئے آیت ہے۔۔۔۔۔۔ کیا معنی رکھتی ہے۔۔؟؟۔۔۔ هذه ۔کا اشارہ کس طرف ہے۔؟؟۔۔۔ یقیناً هذه کا اشارہ احکامات الٰہی کی طرف ہے۔۔۔۔۔۔!!!

قَدۡ جَاۤءَتۡكُم بَیِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمۡ ۖ هَـٰذِهِۦ نَاقَةُ ٱللَّهِ لَكُمۡ ءَایَةً یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بینات آچکی ہیں۔ یہ تمہارے لئے اللہ کی اونٹنی ایک آیت ہے"۔۔ اللہ نے اپنی طرف سے بینات واضح احکامات بطور آیت بھیج کر کہا یہ اللہ کی اونٹنی ہے۔۔۔۔۔۔!!! کیا اب بھی کوئی شک ہے کہ اللہ کی اونٹنی کا مطلب احکامات الٰہی کے علاوہ کچھ اور ہو سکتا ہے۔

۲۔۔ آیئے بنی اسرائیل آیت نمبر ۵۹ کا بھی مطالعہ بھی کر لیتے ہیں

وَءَاتَیۡنَا ثَمُودَ ٱلنَّاقَةَ مُبۡصِرَةً ۚ ۔۔(اور ہم نے ثمود کو النَّاقَةَ (انتہائی نفیس قوانین قدرت) دئے۔ جو بابصیرت اور دوسروں کو بصیرت عطا کرنے والے تھے۔)

غور کیجئے النَّاقَةَ کی صفت مُبۡصِرَةً بیان ہوئی ہے۔ مُبۡصِرَةً ان تعلیمات کو کہتے ہیں جن کے ذریعے انسان بابصیرت بنتا ہے۔۔۔۔۔۔ سوچئے کیا ایک اونٹنی مُبۡصِرَةً بابصیرت ہو سکتی ہے ایک اونٹنی کسی انسان کو کس طرح عقل دے سکتی ہے۔

۲۔۔۔ مافوق الفطرت واقعات وحادثات کی قرآن میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

۳۔۔۔ بے مقصد داستانی قصے کہانیاں قرآن کی عظمت کو برباد کرنے کے مترادف ہے اور ایک شعبدہ بازی کی کتاب کے مقام پر لے آنا ہے

60 وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ ۚ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ ۚ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا

اور جب ہم نے کہہ دیا کہ تمہارا انظام ربوبیت نے تمام لوگوں کا احاطہ کیا ہوا ہے۔۔۔ اور جو خواب ہم نے آپ کو دیکھتے پایا ہے صرف لوگوں کی آزمائش کا ذریعہ ہے اور قرآن کے معاملے میں اختلافات ملعونہ بھی۔۔۔ اور ہم لوگوں کو ڈراتے ہیں لیکن ان کی سرکشی بڑھتی ہی جاتی ہے۔

مباحث:۔

الرُّؤْيَا ۔۔مادہ۔۔ ر ء و۔۔ معنی۔۔ آنکھ سے دیکھنا۔ ادراک کرنا۔ رائے رکھنا۔ اعتقاد و گمان کرنا۔ مناسب سمجھنا۔ تدبیر کرنا۔ اَرَاَیتَ مجھے بتاؤ تو سہی۔ اَلَم تَرَ کیا تمہیں نہیں معلوم۔

ذرا غور کیجئے کہ آپ کا خواب کسی دوسرے شخص کے لئے کیونکر آزمائش کا ذریعہ بن سکتا ہے۔؟ سوتے میں اچھے برے خواب آتے ہی رہتے ہیں۔ خود دیکھنے والا وقتی طور پر ضرور خوش یا پریشان ہو جاتا ہے لیکن دوسرے افراد کو اگر پتہ بھی چل جائے تو پرواہ نہیں کرتے۔ آخر یہ ایسا کون سا خواب تھا جو قوم کے لوگوں کے لئے آزمائش کا باعث بن گیا۔ یہ وہی خواب تھا جو ہر انسان اپنے اور اپنے بچوں اور قوم کے مستقبل کے لئیے دیکھتا ہے۔

رالتمآب کا اپنی قوم کے بارے ایک خواب تھا کہ کاش یہ قوم جہالت سے نکل کر علم و عقل سے ترقی کرے۔ اس قوم کا استحصال ختم ہو اور غربت سے نکل کر ترقی کی راہ پر گامزن ہو۔

61 وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ قَالَ أَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا

	اور جب ہم نے معاشرے کے اثر و رسوخ والے افراد سے کہا کہ آدمیتکے آگے سرنگوں ہو جاؤ تو سوائے ابلیس کے سب سرنگوں ہو گئے۔۔ ابلیس نے کہا کہ کیا میں اس کے آگے سرنگوں ہو جاؤں جس کو تو نے ایک سرشت پر ڈھالا ہے۔	
	مباحث:۔ طِينًا۔۔مادہ ط ی ن ۔۔ معنی۔۔ سرشت۔ عادت۔۔ جیسے "بد طینت" یعنی بری عادت والا۔	
	قَالَ أَرَأَيْتَكَ هَٰذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا	62
	کہا کہ جسے تو نے مجھ پر فوقیت دی ہے اس کے متعلق تیرا کیا خیال ہے۔۔؟ اگر کہ تو مجھے مملکت الہیہ کے قیام تک مہلت دی تو میں اس کی ذریت کو سوائے چند کے قابو کر لونگا۔	
	قَالَ اذْهَبْ فَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ جَزَاءً مَّوْفُورًا	63
	کہا جا۔۔، پس جو بھی ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو تم سب کا بدلہ قید خانہ ہو گا جو بھرپور جزا ہو گی۔	
	وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُم بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا	64
	اور جس پر تیرا بس چلے تو اچک لے اپنی باتوں سے اور غلبہ پا لے اپنے خیال و نظریات سے اور اپنی طاقت سے اور انکے مال اور اولاد میں شریک بن جا۔۔۔، اور ان سے واعدے کر۔۔، لیکن شیطان کا واعدہ سوائے دھوکے کے کچھ نہیں۔	

	إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ ۚ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا	65
	یقیناً میرے بندوں پر تیرا کوئی حربہ کامیاب نہ ہوگا اور تیرا نظام ربوبیت بطور وکیل کافی ہے۔	
	رَّبُّكُمُ الَّذِي يُزْجِي لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا	66
	تمہارا نظام ربوبیت وہی ہے جو تمہارے لئے معاشرے کو بحران سے نکالتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو۔ وہ تمہارے اوپر رحم والا ہے۔	
	يُزْجِي ۔۔مادہ۔۔ز ج ی ۔۔ معنی۔۔۔آسان ہونا۔۔درست ہونا۔ رائج ہونا۔ نرمی سے ہٹانا یا لے جانا۔ الْفُلْكَ ۔۔۔۔مادہ ف ل ک ۔۔ معنی ۔۔گول چیز۔ اس بنیادی معنی سے ماخوذ کئی معنی ہیں جیسے۔۔مفلوک الحال (غریب) ریت کا ٹیلہ۔ سمندر کا بھنور۔ آسمان۔ ان سب ماخوذ معنی میں گولائی کا تصور موجود ہے۔۔۔۔الفلک۔ معرف بالام۔۔ایک خاص فلک ہے یہ عام کشتی نہیں ہے۔ ایک ہی کشتی کے سوار یعنی ایک ہی معاشرے کے افراد۔	
	وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَن تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ ۖ فَلَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ ۚ وَكَانَ الْإِنسَانُ كَفُورًا	67
	اور جب تم کو بحران میں کوئی تکلیف آتی ہے تو تم جن کو دعوت دیتے تھے تو سوائے اس کے سب کو بھول جاتے ہو پھر جب وہ تمہیں نیکی کی طرف بچالاتا ہے تو تم اس سے منہ موڑ لیتے ہو اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔	
	أَفَأَمِنتُمْ أَن يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ وَكِيلًا	68

	پھر کیا تم اس بات سے نڈر ہو گئے کہ وہ تمہیں امن و سکوں کی جگہ میں تہہ تیغ کر دے یا تم پر آندھی کی طرح ہتھیار برسانے والی فوج بھیج دے پھر تم کسی کو اپنا مددگار نہ پاؤ۔	
	أَمْ أَمِنتُمْ أَن يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُم بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا	69
	کیا تم اس بات سے بے فکر ہو گئے ہو کہ مملکت تمہیں دوبارہ اسی حالت میں نہیں پہنچائے گی اور پھر تم پر مملکت بربادی بھیج کر تمہیں انکار کی پاداش میں غرق کر دے۔ پھر تم ہم سے بازپرس کرنے والا کوئی نہیں پاؤ گے۔	

مباحث:۔ سورہ ھود کی آیت نمبر ٦٤ کے تحت ہم نے ایسے واقعات کا تجزیہ کیا ہے۔ وہی تجزیہ ایک مرتبہ پھر آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

الناقہ۔۔ مادہ۔ ن و ق معنی۔۔ نفاست۔، عمدہ۔، خوشگوار۔، پختگی۔، عمدگی۔، باریک بینی۔۔

اس آیت کے ترجمے میں ہم نے النَّاقَةِ کو احکامات الہی یعنی قوانین قدرت کہا ہے۔ اس کی چند وجوہات ہیں۔

ا۔۔ سورہ الاعراف کی آیت نمبر ۷۳ میں ارشاد ہے قَدۡ جَاءَتۡكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمۡ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمۡ ءَايَةً (یقیناً تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے بینات آ چکی ہیں۔ یہ تمھارے لئے اللہ کی اونٹنی ایک آیت ہے) اس بات کی سب سے قوی دلیل ہے کہ النَّاقَةِ کوئی اونٹنی نہیں تھی بلکہ تشبیہاً احکامات الہی کو کہا گیا ہے۔ کیونکہ اس آیت میں پہلے یہ بتا کر کہ تمھارے پاس اللہ کے احکامات آ چکے ہیں پھر ھذہ کا اشارہ کرنا اور کہنا کہ یہ النَّاقَةِ تمھارے لئے آیت ہے۔۔۔۔۔۔۔ کیا معنی رکھتی ہے۔۔؟؟۔۔۔ ھذہ۔ کا اشارہ کس طرف ہے۔؟؟۔۔۔ یقیناً ھذہ کا اشارہ احکامات الہی کی طرف ہے۔۔۔۔۔۔!!!

قَدۡ جَاءَتۡكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمۡ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمۡ ءَايَةً یقیناً تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے بینات آ چکی ہیں۔ یہ تمھارے لئے اللہ کی اونٹنی ایک آیت ہے"۔۔ اللہ نے اپنی طرف سے بینات واضح احکامات بطور آیت بھیج کر کہا یہ اللہ کی اونٹنی ہے۔۔۔۔۔۔۔!!! کیا اب بھی کوئی شک ہے کہ اللہ کی اونٹنی کا مطلب احکامات الہی کے علاوہ کچھ اور ہو سکتا ہے۔

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمۡ صَالِحًاۗ قَالَ يَٰقَوۡمِ ٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنۡ إِلَٰهٍ غَيۡرُهُۥۖ قَدۡ جَاءَتۡكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمۡۖ هَٰذِهِۦ نَاقَةُ ٱللَّهِ لَكُمۡ ءَايَةًۖ فَذَرُوهَا تَأۡكُلۡ فِيٓ أَرۡضِ ٱللَّهِۖ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوٓءٍ فَيَأۡخُذَكُمۡ عَذَابٌ أَلِيمٌ

﴿۷۳﴾

(اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا فرمایا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تمہیں تمہارے رب کی طرف سے دلیل پہنچ چکی ہے یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے نشانی ہے سو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے بری طرح سے ہاتھ نہ لگاؤ ورنہ تمہیں دردناک عذاب پکڑے گا) (عمومی ترجمہ)

۲۔۔۔ مافوق الفطرت واقعات و حادثات کی قرآن میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

۳۔۔۔ بے مقصد لایانی قصے کہانیاں قرآن کی عظمت کو برباد کرنے کے مترادف ہے اور ایک شعبدہ بازی کی کتاب کے مقام پر لے آنا ہے۔

آیئے اُن میں سے چند مقامات کا جہاں جہاں سیدنا صالح اور انکی اونٹنی کا ذکر آیا ہے۔ (بمع روائتی ترجمہ) ایک نظر مطالع کر لیتے ہیں۔

سیدنا صالح کا قصہ علاوہ دوسرے مقامات کے مندرجہ ذیل مقامات پر بیان ہوا ہے۔

سورہ الاعراف۔۔، سورہ الھود۔۔، سورہ حم السجدہ۔۔، سورہ القمر۔۔، سورہ الحاقہ۔۔،

	وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا	70
	اور ہم نے بنی نوع آدم کی اولاد کو عزت دی اور اچھے اور برے حالات میں اسے ذمہ داری اٹھاتے پایا اور ہم نے انہیں موزوں احکامات سے ان کو تعلیمات سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر انہیں فضیلت عطا کی۔	
	يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا	71
	جس دن ہم سب لوگوں کو ان کی کتاب کے ساتھ بلائیں گے۔۔، سو جسے اس کی کتاب یمن و سعادت کے ساتھ دی گئی تو ایسے لوگ اپنی کتاب پڑھیں گے اور ان لوگوں پر تاگے کے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔	

مباحث:۔

اس آیت میں بِإِمَامِهِمْ کا ترجمہ ان کی کتاب کیا ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں۔

۔۔ا۔۔ ایک تو یہ کے حسب ذیل آیت میں قرآن نے کتاب موسیٰ کو امام کہا ہے یعنی وہ اصول و قوانین یا ضابطہ حیات جس پر انسان چلتا ہے وہ اس کی امام ہوتی ہے کِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ (اور پہلے موسیٰؑ کی کتاب رہنما اور رحمت کے طور پر) عمومی ترجمہ ۔۔۔ سورہ ھود آیت نمبر ۱۷۔۔،

دوسری وجہ قرآن نے یہ بتائی ہے کہ تمام لوگ اپنا اپنا حساب الگ الگ دین گے۔ کوئی کسی کی ذمہ داری نہیں قبول کرے گا۔ اس لئے پیشوا کو ساتھ بلانے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوگا۔ سورہ انعام کی آیات ۲۲ اور ۲۳ ملاحظہ فرمایئے۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ۞ ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ۞ ۔ (اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر ان لوگوں سے کہیں گے جنہوں نے شرک کیا تھا تمہارے شریک کہاں ہیں جن کا تمہیں دعویٰ تھا (22) پھر سوائے اس کے ان کا اور کوئی بہانہ نہ ہوگا کہیں گے ہمیں اللہ اپنے پرودگار کی قسم ہے کہ ہم تو مشرک نہیں تھے (23)

وَمَن كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا 72

اور جو کوئی اس کے معاملے میں اندھا رہا تو وہ آخر کار بھی اندھا ہوگا اور راستہ سے بہت دور ہٹا ہوا۔

مباحث:۔

اس آیت میں ایک لفظ هَٰذِهِ آیا ہے۔ جو اسم اشارہ قریب ہے۔ عمومی تراجم میں اس بات کا لحاظ رکھے بغیر اس کو دنیا کی طرف منسوب کر دیا ہے جب کہ اس آیت سے پہلے دنیا کا کوئی ذکر نہیں ملتا ہے۔ هَٰذِهِ کا اشارہ کتاب کی طرف ہے جس کا ذکر ماقبل آیات میں آیا ہے۔ اور اگلی آیت میں بھی وحی کا ذکر آیا ہے۔

73 وَإِن كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ وَإِذًا لَّاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا

اور بے شک وہ قریب تھے کہ تجھے اس چیز سے فتنے میں ڈال دیں جو ہم نے تجھ پر بذریعہ وحی بھیجی ہے تاکہ تو اس وحی کے علاوہ ہم پر جھوٹ گھڑے اور پھر تو وہ لوگ تجھے اپنا دوست بنا ہی لیتے۔

74 وَلَوْلَا أَن ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا

اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ پاتے تو قریب تھا کہ آپ ان کی طرف قدرے مائل ہو ہی جاتے۔

75 إِذًا لَّأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا

لیکن اگر تم ایسا کرتے تو ہم تمہیں حیات آمیز اور ناکارہ زندگی دونوں میں دوہرے عذاب کا مزہ چکھاتے، پھر ہمارے مقابلے میں تم کوئی مددگار نہ پاتے۔

مباحث:۔
اگر تو یہ خطاب رسالتمآب سے ہے تو پھر تو عام لوگوں کو کھلی چھٹی مل گئی کہ اگر رسول اللہ بھی کبھی کبھی بشری تقاضے کی وجہ سے غلطی کر سکتے تو عام لوگ تو پھر عام لوگ ہیں۔
دیکھئے یہ بات رسول اللہ سے نہیں کہی جا رہی ہے بلکہ یہ مملکت الٰہیہ کے حاکم کا حکم ہے جو وہ اپنے پیامبر کو دے رہا ہے۔
ہم نے ہر آیت کو آسمانوں کے خدا کی ظرف منسوب کر دیا ہے اور قوانین قدرت یا قوانین قدرت پر مبنی مملکت الٰہیہ کو بھلا کر اس کے دئے گئے احکامات کو بھی خدا کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے ایسے مقامات پر پریشانی کا سامنہ کرنا پڑ جاتا ہے۔

76 وَإِن كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا ۖ وَإِذًا لَّا يَلْبَثُونَ خِلَافَكَ إِلَّا قَلِيلًا

اور قریب تھا کہ یہ لوگ اس سرزمین سے آپ کے قدم اکھیڑ دیں اور اس طرح آپ کو یہاں سے نکال دیں اور اگر وہ ایسا کریں گے تو وہ خود بھی آپ کے بعد زیادہ دیر نہیں ٹھہریں گے۔

سُنَّةَ مَن قَدۡ أَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ مِن رُّسُلِنَا ۖ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحۡوِيلًا 77

یہی ہماری سنت تم سے پہلے بھیجے جانے والے رسولوں میں رہی ہے اور تم ہماری سنت میں کوئی تغیر نہ پائیں گے۔

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمۡسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيۡلِ وَقُرۡآنَ الۡفَجۡرِ ۖ إِنَّ قُرۡآنَ الۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُودًا 78

سرکش حاکم کے زوال کے لئے معاشرے کے انتہائی ظلم و ستم کو ختم کرنے تک کے لئے مملکت الہیہ کا نظام یعنی صبح نو والا قرآن کو قائم کرو۔ یقیناً قرآن کی صبح نو متشکل ہو کر رہتی ہے۔

مباحث:۔

الشَّمۡسِ ۔۔مادہ۔۔ش م س معنی۔۔دن کا تیز دھوپ والا ہونا، روشن ہونا۔ نافرمانی، ضد کرنا، عداوت کرنا دشمنی رکھنا۔
اس آیت کی تحلیل پیش خدمت ہے۔

أَقِمِ ۔۔قائم کرو۔ فعل امر۔ الصَّلَاةَ ۔۔مفعول اول معنی نظام کو قائم کرو۔ وَقُرۡآنَ الۡفَجۡرِ ۔مفعول ثانی معنی۔۔الفجر کا قرآن۔ جسکا مفہوم ہے وہ قرآن جو روشن صبح کی نوید لے کر آتا ہے۔

لِدُلُوكِ الشَّمۡسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيۡلِ ۔۔لِدُلُوكِ دلوک کے لئے۔۔دلک کے معنی ہیں بدلتے لمحات غَسَقِ گہرا اندھیرا اللَّيۡلِ ۔۔رات۔ ماخوذ معنی میں ہر وہ معاملہ جو رات کے اندھیرے میں کیا جائے۔
اس لئے آیت کا ترجمہ ہوگا۔۔"روشن خیال حاکم کے بدلتے لمحات سے معاشرے کے انتہائی ظلم و ستم کو ختم کرنے تک کے لئے قوانین قدرت پر مبنی نظام یعنی قرآن کو قائم کرو۔"

79 وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

اور ظلم و ستم کے دور میں قرآن کے ساتھ بیدار رہو یہ تمہارے لئے اضافہ ہے بہت ممکن ہے کہ تمہارا نظام ربوبیت تم کو مقام حاکمیت تک پہنچا دے گا۔

جیسے پہلے عرض کیا اس سورہ میں مملکت الہیہ کی طرف سے ان علاقوں کے امرا یا کرتا دھرتا لوگوں کو احکامات جاری کئے جا رہیں۔ کہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ مملکت الہیہ کے تحت ان علاقوں میں بھی قونین قدرت پر مبنی نظام یعنی نظام قرآنی نافذ کیا جائے۔

بڑی عجیب بات ہے کہ تمام نمازوں سے پہلے دعا مانگی جاتی ہے کہ ائے اللہ رسولاللہ کو مقام محمود عطا کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!

کیا مضحکہ خیزی ہے کہ اگر رسالتمآب کو ابھی تک مقام محمود حاصل نہیں ہوا ہے تو کس کو ملے گا۔۔۔؟؟؟؟ اور اگر رسالتمآب کی جدو جہد ان کو مقام محمود نہیں دلا سکی تو کیا ہم جیسے لوگوں کی دعاؤں سے انہیں مقام محمود ملے گا۔۔۔؟؟؟ یقین جانئے ان کو مقام محمود تو اسی دن مل گیا تھا جب وہ رسالت کے منصب پر فائز کئے گئے تھے۔ یہ تو مجوسی سازش ہے کہ ایسی دعا گڑھی گئی جو رسالتمآب کی شان میں گستاخی ہے۔

80 وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا

اور کہو کہ ائے نظام ربوبیت مجھے داخل ہونے کے مقام میں سچائی کے ساتھ داخل کر اور نکالنے کی جگہ سے سچائی کے ساتھ نکال اور میرے لئے ایک مدد کرنے والا اقتدار عطا کر۔

81 وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

اور اعلان کر دو کہ حق آچکا اور باطل نابود ہو گیا۔ یقیناً باطل تو تھا ہی نابود ہونے والا۔

82 وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا

	یہ قرآن سے جو ہم پیش کر رہے ہیں وہ مومنوں کے لئے تو شفا اور رحمت ہے۔ البتہ ظالموں کو نقصان کے علاوہ کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔	
	وَإِذَآ أَنۡعَمۡنَا عَلَى ٱلۡإِنسَٰنِ أَعۡرَضَ وَنَـَٔا بِجَانِبِهِۦۖ وَإِذَا مَسَّهُ ٱلشَّرُّ كَانَ يَـُٔوسٗا	83
	اور جب ہم انسان کو نعمت بخشتے ہیں تو رد گرداں ہو جاتا اور پہلو تہی کرتا ہے۔ اور جب اسے سختی پہنچتی ہے تو مایوس ہو جاتا ہے۔	
	قُلۡ كُلّٞ يَعۡمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِۦ فَرَبُّكُمۡ أَعۡلَمُ بِمَنۡ هُوَ أَهۡدَىٰ سَبِيلٗا	84
	کہہ دو کہ ہر ایک اپنے طریقے پر عمل کرتا ہے۔۔۔ پس تمہارا نظام ربوبیت سب سے زیادہ علم رکھتا ہے کہ کون سب سے زیادہ ہدایت یافتہ راستے پر ہے۔	
	وَيَسۡـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِۖ قُلِ ٱلرُّوحُ مِنۡ أَمۡرِ رَبِّي وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ ٱلۡعِلۡمِ إِلَّا قَلِيلٗا	85
	اور یہ لوگ آپ سے ”حاکمیت“ کی بابت سوال کرتے ہیں، آپ جواب دے دیجئے کہ حاکمیت میرے نظام ربوبیت کے حکم سے ہے اور تمہیں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔	

مباحث:۔

الْعِلْمِ کا ایک قلیل سا حصہ رسول اللہ کو دیا گیا ہے جسے رب کا حکم کہا گیا ہے۔ ظاہر ہے قدرت کا علم تمام کائنات پر محیط ہے جو کچھ ہم کو دیا گیا ہے وہ تو ان قوانین قدرت کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے جو ایک معاشرے کی اصلاح سے متعلق ہے۔ جبکہ کائنات کے راز ابھی افشاں ہونے باقی ہیں۔ أَمْرِ رَبِّ کے راز جس کو الْعِلْمِ کہا گیا ہے ابھی تو اس کی ایک لامتناہی کائنات ہے جسے ابھی عبور کرنا ہے۔

اس لئے روح کا دیومالائی تصور غیر قرآنی ہے۔

86 وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا

اور اگر ہمارے قانون مشیت میں ہو تو وہ سلب کر لیں جو ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے۔ اور پھر آپ ہمارے مقابلہ میں کوئی حمایتی نہ پائیں۔

87 إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا

یہ صرف تمہارے نظام ربوبیت کی رحمت ہے۔۔۔، بے شک تم پر اس کا بڑا فضل ہے۔

88 قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا

کہہ دو کہ اگر انسان اور جن سب کے سب اس بات پر جمع ہو جائیں کہ اس قرآن کی مثل لائیں۔۔۔۔ تو نہ لا سکیں گے، چاہے وہ سب ایک دوسرے کے پشت پناہ ہی کیوں نہ ہوں۔

89 وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا

اور بیشک ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر طرح کی مثال بار بار بیان کی ہے مگر اس کے بعد بھی اکثر لوگوں نے کفر کے علاوہ ہر بات سے انکار کر دیا ہے۔

مباحث ماقبل الآیت:۔
اس مقام سے ان لوگوں کا جنہیں دعوت دی گئی ہے رویہ بتایا جارہا ہے انہوں نے علم و حکمت کو قبول کرنے کی بجائے وہی جاہلانہ رویے اختیار کئے جو ایک شخصیت پرست مذہبی ذہن کی عکاسی کرتا ہے۔

90 وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا

انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ ہر گز امن قائم کرنے والے نہیں یہاں تک کہ تم ہمارے لئے زمین سے کوئی چشمہ جاری نہ کرو۔

91 أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا

یا تمہارے لئے کوئی کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو کہ جس کے درمیان تم بہت سی نہریں پھاڑ کر جاری کر دکھاؤ جیسی کہ حقیقت میں نہریں پھاڑی جاتی ہیں۔

92 أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا

یا تم ہمارے اوپر مصیبتوں کا پہاڑ گرا دو جیسا کہ تم نے دعویٰ کیا ہے یا خدا اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آؤ۔

مباحث:۔

کوئی نبی یا رسول ایسا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اگر تم نے ہماری بات نہ مانی تو تم پر آسمان گرا دونگا۔ جب کہ آیت میں کَمَا زَعَمْتَ ”جیسا کہ تم نے دعویٰ کیا ہے۔“ آیا ہے۔ اس جگہ سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہمارے مترجمین حضرات نے محاوروں کا بھی لغوی ترجمہ کر کے کتنی علمیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ السماء أن تقع علی رأسه کسی کے سر پر آسمان کا گرنا اردو میں بھی بطور محاورہ ”مصیبتوں کا پہاڑ گرانا“ مستعمل ہے۔

93 أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا

یا تمہارے لئے کوئی سونے کا گھر ہو جائے یا تم آسمان تک ترقی کر کے دکھاؤ اور ہم تو تمہاری ترقی پر بھی امن قائم کرنے نہ بنیں گے جب تک کہ تم ہم پر کوئی کتاب نہ اتار لاؤ جسے ہم خود پڑھ لیں، آپ جواب دے دیں کہ تمام جدجہد نظام ربوبیت کے لئے ہے۔، میں تو صرف ایک انسان ہی ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں

مباحث:۔

یہاں میں علامہ طاہر القادری کا ترجمہ پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا جس میں بڑے صاف الفاظ میں بشری رسول کی خود بخود وضاحت ہو گئی ہے۔

”یا آپ کا کوئی سونے کا گھر ہو (جس میں آپ خوب عیش سے رہیں) یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں، پھر بھی ہم آپ کے (آسمان میں) چڑھ جانے پر ہر گز ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ آپ (وہاں سے) ہمارے اوپر کوئی کتاب اتار لائیں جسے ہم (خود) پڑھ سکیں، فرما دیجئے: میرا رب (ان خرافات میں الجھنے سے) پاک ہے میں تو ایک انسان (اور) اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں،“

94 وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ إِلَّا أَن قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا

اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی تو ان کو امن قائم کرنے سے صرف اس بات نے روکا کہ انہوں نے کہا تھا کہ کیا مملکت نے ایک آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔

95 قُل لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ مَلَكًا رَّسُولًا

کہہ دو اگر زمین میں ان کے تصوراتی فرشتے اطمینان سے چلتے پھرتے ہوتے تو ہم آسمان سے ان پر فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیجتے۔

مباحث:۔
یہاں ملک کا ترجمہ اس لیے فرشتہ کیا ہے کہ یہ کفار کا قول ہے جس کی نفی اسی آیت میں کر دی گئی ہے۔

96 قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا

اعلان کرو کہ میرے اور تم لوگوں کے درمیان مملکت الہیہ بطور گواہ کافی ہے۔۔۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے بر بنائے بصیرت باخبر ہے۔

مباحث:۔
آیئے آپ کی خدمت میں ایک عمومی ترجمہ پیش کرتے ہیں۔۔ ”ان سے کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان بس ایک اللہ کی گواہی کافی ہے وہ اپنے بندوں کے حال سے باخبر ہے اور سب کچھ دیکھ رہا ہے۔“

سب سے پہلے تو سوچیئے کہ گواہی کس کی قبول کی جاتی ہے۔ عدالت صرف اس کی گواہی قبول کرتی ہے جو بذات خود عدالت میں پیش ہو کر یہ کہے کہ ”جی ہاں میں اس واقعہ یا حادثہ یا معاہدہ کا عینی شاہد ہوں“

کبھی کسی معاہدے پر گواہی زبانی غائبانہ نہیں قابل قبول ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے یہاں غیر مشہود آسمانوں میں براجمان ایک خدا کی گواہی چلتی ہے۔ جسکا مظاہرہ سب سے زیادہ سیاسی اور مذہبی افراد کرتے ہیں۔ الیکشن کے دوران تمام بے ایمان سیاسی لیڈر خدا ہی کی گواہی دے کر ووٹ لیتے ہیں جسمیں مذہبی پیشوا سب سے آگے ہوتے ہیں۔ آپ نے پوسٹر پر یہ جملہ ضرور دیکھا ہوگا ”خدا گواہ ہے کہ فلاں بے گناہ ہے“۔ اب نہ خدا گواہی دینے نیچے آئے گا اور نہ ہی ان کا جھوٹ پکڑا جائے گا۔

وَمَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِهِ ۖ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا ۖ مَّأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا 97

جس کو مملکت الہیہ ہدایت یافتہ قرار دے پس وہی تو ہدایت یافتہ ہے اور جسے گمراہ قرار دے تو تم اس کے لئے اس کے علاوہ کوئی سرپرست نہ پاؤ گے۔۔ اور ہم ان کو مملکت کے قیام کے وقت انکی توجہات کی بنیاد پر اندھے گونگے اور بہرے جمع کریں گے۔، ان کا ٹھکانہ قید خانہ ہے۔۔۔، جب کبھی انکی توجہات میں عاجزی وانکاری پائی تو ہم نے ان کی قدر میں اضافہ کیا۔

	مباحث:۔ خَبَتْ۔۔مادہ۔۔خ ب ت ۔۔ معنی۔۔انکاری، عاجزی۔۔، پست ہونا، نشیب میں ہونا، قرآن میں آیا ہے وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ (عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے) الحج آیت نمبر ۳۴۔ سَعِيرًا۔۔مادہ۔۔س ع ر ۔۔ معنی۔۔نرخ، بھاؤ، قیمت۔، آگ جلانا،	
	ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُم بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا وَقَالُوا أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا وَرُفَاتًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا	98
	وہ اس بات کی سزا ہے کہ انہوں نے ہمارے احکامات کا انکار کیا۔ اور یہ کہا کہ "کیا ہم ڈھانچہ بنجائینگے اور ملیا میٹ ہو جائیں گے۔۔۔ کیا دوبارہ ایک نئ تخلیق دئے جائیں گے۔	
	أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ أَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيهِ فَأَبَى الظَّالِمُونَ إِلَّا كُفُورًا	99
	کیا انہوں نے بالکل نہیں غور کیا کہ جس مملکت الہیہ نے بلند و زیریں کو بنایا ہے وہ ان جیسے اور بھی بنا سکتا ہے اور اس نے ان کا ایک انجام بھی مقرر کر رکھا ہے جس میں کوئی شک نہیں اس پر بھی ظالم انکار کیئے جا رہے ہیں۔	
	قُل لَّوْ أَنتُمْ تَمْلِكُونَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّي إِذًا لَّأَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْإِنفَاقِ ۚ وَكَانَ الْإِنسَانُ قَتُورًا	100
	کہہ دو کہ اگر تم لوگ میرے نظام ربوبیت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو خرچ ہو جانے کے خوف سے سب روک لیتے اور انسان تو تنگ دل ہی واقع ہوا ہے۔	
	وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۖ فَاسْأَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُمْ فَقَالَ لَهُ فِرْعَوْنُ إِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا مُوسَىٰ مَسْحُورًا	101

اور ہم نے موسیٰ کو نگہبانی کے واضح احکامات دئے تھے تو بنی اسرائیل سے پوچھو کہ جب موسیٰ ان کے پاس آئے تو فرعون نے ان سے کہا کہ میں تو تم کو سحر زدہ خیال کر رہا ہوں۔

مباحث:۔

تِسۡعَ ۔۔ ت س ع ۔۔ معنی۔۔ جہاں تک معنی کا تعلق ہے تو اس کے معنی صرف نو(۹) یانو(۹) کی گنتی سے متعلق ہی ملتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ قرآن نے اس گنتی کے عدد کو کس کس پس منظر میں استعمال کیا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اسے سرکشی سے متعلق ستعمال کی گیا ہے۔ اگر کوئی صاحب تحقیق کسی مختلف نتیجے پر پہنچے ہیں تو ضرور مطلع کریں۔
محققین کے مطابق یہ عدد صرف چھ مقامات پر آیا ہے۔ سورہ بنی اسرائیل ۔ ۱۰۱۔۔ سورہ الکھف ۔ ۲۵۔۔ سورہ النمل ۔ ۱۲ اور ۴۸۔۔، سورہ ص ۲۳۔۔ اور سورہ المدثرؔ۔ ۳۰

1. وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَاسْأَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُمْ فَقَالَ لَهُ فِرْعَوْنُ إِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا مُوسَىٰ مَسْحُورًا ﴿الإسراء : ٠﴾

اور ہم نے موسٰی کو نگہبانی کے واضح احکامات دئے تھے تو بنی اسرائیل سے پوچھو کہ جب موسٰی ان کے پاس آئے تو فرعون نے ان سے کہہ دیا کہ میں تو تم کو سحر زدہ خیال کر رہا ہوں۔

2. وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ﴿الكهف : ﴾

اور ان لوگوں نے وحی الٰہی (کہف) کے معاملے میں بادشاہ کے کان میں کانا پھونسی کی وجہ سے بہت سخت وقت اور نگرانی کی زیادتی کے ساتھ گزارا۔

3. وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ فِي تِسْعِ آيَاتٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿النمل : ﴾

اور اپنی طاقت کو اپنے دل میں داخل کر کے دیکھو تو وہ بے عیب روشن نکلتا ہے یہ ان نگہبان احکامات کے بارے میں ہے جنہیں فرعون اور اس کی قوم کے لئے دیا گیا ہے کہ وہ لوگ بڑے قانون شکن لوگ تھے۔

4. وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿النمل : ﴾

اور اس شہر میں نگہبان لوگ تھے جو زمین میں فساد برپا کرتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔

5. إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ﴿ص : ﴾

ہ ہمارا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے رنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک ہے یہ کہتا ہے کہ وہ بھی میرے حوالے کر دے اور اس بات میں سختی سے کام لیتا ہے۔

	قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا أَنزَلَ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بَصَائِرَ وَإِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا فِرْعَوْنُ مَثْبُورًا	102
	اس نے جواب دیا کہ یہ تو تجھے علم ہو چکا ہے کہ بلند و زیریں کے نظام ربوبیت نے یہ بصیرت افروز احکامات نازل کئے ہیں، اے فرعون! میں تو سمجھ رہا ہوں کہ تو یقیناً برباد کیا جا چکا ہے۔	
	فَأَرَادَ أَن يَسْتَفِزَّهُم مِّنَ الْأَرْضِ فَأَغْرَقْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ جَمِيعًا	103
	پس فرعون نے ارادہ کر لیا کہ انہیں زمین سے ہی اچک لے تو ہم نے اس کا اس کے تمام ساتھیوں سمیت بیڑہ غرق کر دیا۔	

مباحث ماقبل ایآیت :۔

اس آیت کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

”اور اس کے بعد بنی اسرائیل سے کہا کہ تم اس سرزمین کو آباد کرو۔ پھر جب آخرت کا وعدہ آجائے گا تو ہم تم سب کو جمع کر کے لے آئیں گے۔“

تمام مذاہب کی مذہبی پیشوائیت کی چند خصوصیات ہوتی ہیں۔۔،

ایک تو یہ دنیا کے تمام مذاہب کے مقابلے میں اپنے آپ کو افلاطون سمجھتے ہیں۔

اپنے مذہب کو ہی حقیقی مذہب اور الہی مذہب سمجھتے ہیں۔ دنیا کے تمام مذاہب کو جھوٹا اور لادینیت پر مبنی سمجھتے ہیں۔

یہ مذہبی پیشوا کبھی بھی یہ نہیں غور کرتے کہ ہر مذہب اس مقام کی طرز زندگی کا عکاس ہوتا ہے۔

جس بلند کردار شخصیت نے حالات اور لوگوں کے کردار کو بدلنا چاہا تو اس کو ہی بت بنا کر کبھی نبی اور کبھی اوتار یا prophet کا نام دے کر اسکی ہی پرستش کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ تمام مذاہب بلا استثناسی نہ کسی شخصیت کے گرد گھومتے ہیں۔

سب مذاہب کے ایک جیسے عقیدے ہوتے ہیں، جو آسمان سے اوپر اور زمیں سے نیچے کی بات کرتے ہیں۔۔، کوئی بھی اس دنیا کی بات نہیں کرتے۔

سب مذہبی پیشوا اپنے لئے خیرات وزکواۃ کو خالق کے نام کا دھوکہ دے کر ادھار مانگتے ہیں اور واپس کرنے کا نام نہیں لیتے۔

اور سب مذاہب میں جنت دوزخ۔ نرک وسورگ۔، heaven and hell کا تصور ملے گا۔ اس دنیا کی جنت اور دوزخ کا تصور کسی مذہب میں نہیں ملتا۔

آخرت اور قیامت کا تصور بھی مشترک ہے۔۔۔۔۔۔ لیکن پھر بھی سب کے سب اپنے ہی لوگوں کو دھوکہ دے کر ان کے خون پسینے کی کمائی کو لوٹتے ہیں۔

اس دنیا کی آخرت اور قیامت کا تصور کسی بھی مذہب کا موضوع نہیں ہے۔

وَقُلۡنَا مِنۢ بَعۡدِهِۦ لِبَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ ٱسۡكُنُواْ ٱلۡأَرۡضَ فَإِذَا جَآءَ وَعۡدُ ٱلۡأٓخِرَةِ جِئۡنَا بِكُمۡ لَفِيفٗا 104

اور اس کے بعد بنی اسرائیل سے کہا کہ تم اس سرزمین کو آباد کرو۔ پھر جب آخرت کا وعدہ آجائے گا تو ہم تم سب کو جمع کر کے لے آئیں گے۔

مباحث:۔

دیکھئے یہ آخرت کا واعدہ کن لوگوں سے کیا جارہا ہے ۔۔۔۔۔۔؟ یہ واعدہ موسیٰ کی قوم کے زندہ لوگوں سے کیا جارہا ہے ۔۔۔ اب اگر یہ واعدہ موسیٰ کے پیروکاروں کی زندگی میں پورا نہیں ہوا تو ایسے واعدہ کی کیا اہمیت رہ جاتی ہے۔؟

105 وَبِالْحَقِّ أَنزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۗ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

اور حق کو ہی ہم نے اتارا ہے اور حق ہی کے ساتھ وہ اترا ہے، اور ہم نے آپ کو بطور خوشخبری سنانے والا اور پیش آگاہ کرنے والا بھیجا ہے،

106 وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَىٰ مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنزِيلًا

اور ہم نے قرآن کو متفرق طور پر نازل کیا ہے تاکہ آپ اسے لوگوں کو سنجیدگی اور بردباری سے سمجھائیں اور ہم نے اسے پیش کیا ہے جیسے پیش کرنے کا حق ہے۔

مباحث:۔

مُكْثٍ ۔۔ مادہ م ک ث ۔۔ معنی۔ رک رک کر۔، ٹھیر ٹھیر کر۔۔ سنجیدگی۔، بردباری۔، جم کر۔، ٹھیرنا۔، قیام کرنا۔، عجلت نہ کرنا۔،

107 قُلْ آمِنُوا بِهِ أَوْ لَا تُؤْمِنُوا ۚ إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا

کہہ دو کہ تم لوگ اس کے ساتھ امن قائم کرو یا نہ کرو۔ لیکن جن کو اس سے پہلے علم دیا گیا ہے جب اسے ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو وہ کمزوروں کے لئے سرنگوں ہو جاتے ہیں۔

	مباحث:۔ لِلۡأَذۡقَانِ ۔۔مادہ ذق ن۔۔ معنی۔۔ ٹھوڑی، کمزوری۔۔ محاورہ ہے مُثقَلُ استعَان بِذَقَنِہِ ایسے شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو اپنے سے کمزور آدمی سے مدد طلب کرے۔	
	وَيَقُولُونَ سُبۡحَانَ رَبِّنَا إِن كَانَ وَعۡدُ رَبِّنَا لَمَفۡعُولًا	108
	اور کہتے ہیں کہ تمام جد جہد ہمارے نظام ربوبیت کے لئے ہے بے شک ہمارے نظام ربوبیت کا وعدہ تو پورا ہو کر ہی رہنے والا ہے۔	
	وَيَخِرُّونَ لِلۡأَذۡقَانِ يَبۡكُونَ وَيَزِيدُهُمۡ خُشُوعًا	109
	اور کمزوروں کے لئے گریہ وزاری کرتے ہوئے گر جاتے ہیں، اور یہ ان کے خشوع و خضوع میں مزید اضافہ کرتا ہے۔	
	قُلِ ادۡعُوا اللَّهَ أَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمَٰنَ ۖ أَيًّا مَّا تَدۡعُوا فَلَهُ الۡأَسۡمَاءُ الۡحُسۡنَىٰ ۚ وَلَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتۡ بِهَا وَابۡتَغِ بَيۡنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا	110
	کہہ دو کہ دعوت حاکمیت کی دو یار حمانیت کی، جس پہچان سے بھی پکارو تمام اچھی پہچان اسی کے لئے ہیں۔ نہ تو تم اپنے نظام کو افشاں کر دو اور نہ ہی بالکل پوشیدہ رکھو بلکہ اس کے درمیان کا راستہ تلاش کرو۔	
	وَقُلِ الۡحَمۡدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمۡ يَتَّخِذۡ وَلَدًا وَلَمۡ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الۡمُلۡكِ وَلَمۡ يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ ۖ وَكَبِّرۡهُ تَكۡبِيرًا	111

اور کہہ دو کہ تمام حاکمیت تو مملکت الٰہیہ ہی کے لئے ہے جس نے نہ کوئی جانشین بنایا اور نہ ہی کوئی اس کی سلطنت میں شریک ہے اور نہ کوئی کمزوری کی وجہ سے اس کا مددگار ہے اور اس کی کبریائی قائم کرو جیسے کہ کبریائی قائم کرنے کا حق ہے۔

مباحث:۔

اس آیت کا عمومی ترجمہ پیش خدمت ہے۔

”اور کہو تعریف ہے اس خدا کے لیے جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا، نہ کوئی بادشاہی میں اس کا شریک ہے، اور نہ وہ عاجز ہے کہ کوئی اس کا پشتیبان ہو اور اس کی بڑائی بیان کرو، کمال درجے کی بڑائی“ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک اور ترجمہ دیکھ لیتے ہیں۔۔،

”اور یوں کہو سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے لیے بچہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں اور کمزوری سے کوئی اس کا حمایتی نہیں اور اس کی بڑائی بولنے کو تکبیر کہو۔“

ایک اور ترجمہ پیش خدمت ہے۔۔۔،

اور کہو کہ ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے نہ کسی کو فرزند بنایا ہے اور نہ کوئی اس کے ملک میں شریک ہے اور نہ کوئی اس کی کمزوری کی بنا پر اس کا سرپرست ہے اور پھر باقاعدہ اس کی بزرگی کا اعلان کرتے رہو“

ان تراجم میں چند الفاظ کی تبدیلی کے علاوہ کوئی فرق نہ پائیں گے۔۔۔ حمد کا ترجمہ تعریف یا بڑائی ہی ہوگا۔۔، ولد کا ترجمہ بیٹا یا فرزند ہی ہوگا۔ کوئی یہ نہیں دیکھے گا کہ حمد کیا ہے اگر خدا کو تعریف کرانا یا خوبیاں بیان کرانا ہی مطلوب ہے تو ہم خدا کا کیا تصور پیش کر رہے ہیں۔۔۔؟ وہی تصور جو یہودیت اور مجوسیت یا کسی بھی مذہب میں خوشامد پسندی کا ہے۔

اور ہم بھی اسی وجہ سے ایسے خدا کے لئے تعریف و توصیف منہ زبانی ہی کرتے ہیں۔ کوئی ٹھوس عمل نہیں کرتے بلکہ زبانی اٹھتے بیٹھتے چند وظائف کا ورد کرنے کو ہم نے اس کی تعریف سمجھ لیا ہے۔۔۔۔۔۔۔!

کیا کبھی سوچا ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔ایسی مملکت کا قیام عمل میں لایا جائے

جس میں۔۔۔۔۔، جانشینی کا تصور نہ ہو جس میں وراثت کا کوئی عمل دخل نہ ہو جہاں ملوکیت نہ ہو۔ لَمۡ يَتَّخِذۡ وَلَدًا کی تصویر ہو اور اس کے تحت صرف حاکم وہی بنے جو اہلیت رکھتا ہو۔

جس میں۔۔۔۔۔، وَلَمۡ يَكُن لَّهُۥ شَرِيكٞ فِي ٱلۡمُلۡكِ حاکمیت صرف اور صرف قوانین قدرت کی بنیاد پر ہو کسی پیشوا کے غیر قدرتی نظریات یا کسی علامہ کے خیالات یا فقہ کی بنیاد پر نہ ہو یا کسی انسانی قوانین کی شراکت نہ ہو۔

جس میں۔۔۔۔۔، مملکت اتنی کمزور نہ ہو کہ اسے امیر ممالک کے سامنے جھکنا پڑے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،

بلکہ مملکت کے احکامات کی کبریائی کا زبانی کلامی ورد کرنا کافی نہ ہو بلکہ حقیقت میں احکامات قرآنی کا نفاذ ہو۔